THE STUDY OF
RELIGION AND HISTORY

ISSN P: 3006-3329
ISSN E: 3006-3337

Vol.3, No.4, 2025

اسلام میں تصور انقطاع عذاب: امام ابن قیم الجوزیہؒ کی آراء کا علمی و تحقیقی جائزہ

The Concept of Cessation of Punishment in Islam: An Analytical and Scholarly Study of the Views of Imam Ibn Qayyim al-Jawziyyah

Sadaqat Mehmood
M. Phil Scholar, University of Lahore (Sargodha Campus), Pakistan.
Email: sadaqatmehmood.biz@gmail.com
Muhammad Wasim Akram
M. Phil Scholar, University of Lahore (Sargodha Campus), Pakistan.
Email: hafizwasimakram6@gmail.com

Abstract

This study examines the concept of Cessation of Punishment (Inqita al-Adhab) in Islamic theology with particular reference to the views of Imam Ibn Qayyim al-Jawziyyah. While the majority of *Jumhoor* scholars of Ahlu Sunnah maintain that the punishment of Hell for disbelievers is eternal, a minority opinion—associated with Imam Ibn Taymiyyah and Ibn Qayyim—suggests that Hell's punishment may cease after a prolonged period. The article analyzes the linguistic and theological meanings of inqita al-adhab and examines Qur'anic expressions such as *illa ma sha'a rabbuk and labithina fiha ahqaba*, which are interpreted by some scholars as indicating a conditional or limited duration of punishment. It also evaluates Ibn Qayyim's arguments based on the scope of divine mercy and his interpretation of the term *khulud* as denoting a very long duration rather than absolute eternity. By comparing these views with the majority *Jumhoor* position—grounded in explicit Qur'anic expressions like *khalidina fiha abadan*—the study concludes that Ibn Qayyim's perspective represents a minority interpretive opinion, whereas the dominant Sunni view affirms the eternal punishment of Hell for disbelievers.

Keywords: Cessation of Punishment, Inqita al-Adhab, Ibn Qayyim al-Jawziyyah, Hell in Islam, Eternal Punishment, Islamic Theology.

تمہید

اسلام ایک ہمہ گیر ضابطۂ اخلاق اور دینِ فطرت ہے جو انسان کی ظاہری اصلاح کے ساتھ روحانی بالیدگی اور اخروی نجات کا ضامن ہے۔ اس اسلامی نظام میں تصورِ آخرت کو ایک مرکزی مقام حاصل ہے اور قرآن و سنت کی روشنی میں جزا و سزا کا ایک نظام موجود ہے۔ عقیدۂ آخرت، جس میں حساب و کتاب، میزان اور پل صراط جیسے مراحل شامل ہیں، محض ایک تصور نہیں بلکہ مسلمان کے کردار اور عمل کی بنیاد ہے۔ قرآن مجید کی رو سے انسان اپنے اعمال کے بدلے جنت کی نعمتوں یا جہنم کی وعیدوں کا حقدار ٹھہرتا ہے، اور ظالموں و کافروں کے لیے جہنم کا راستہ مقرر کیا گیا ہے۔

THE STUDY OF RELIGION AND HISTORY

Vol.3, No.4, 2025

ISSN P: 3006-3329
ISSN E: 3006-3337

قرآن مجید میں فرمان باری تعالیٰ ہے:

"إِنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا "وَظَلَمُوا لَمْ يَكُنِ اللهُ لِيَغْفِرَ لَهُمْ وَلَا لِيَهْدِيَهُمْ طَرِيقًا إِلَّا طَرِيقَ جَهَنَّمَ خَالِدِينَ فِيهَا أَبَدًا وَكَانَ ذَلِكَ عَلَى اللَّهِ يَسِيرًا"(النساء4: 168، 169)

"بے شک جنہوں نے کفر کیا اور ظلم کیا، اللہ ہر گز (ایسا) نہیں کہ انہیں بخش دے اور نہ (ایسا ہے کہ آخرت میں) انہیں کوئی راستہ دکھائے۔ سوائے جہنم کے راستے کے جس میں وہ ہمیشہ ہمیشہ رہیں گے، اور یہ کام اللہ پر آسان ہے"

عقیدہِ آخرت کے ضمن میں ایک اہم علمی بحث "دوامِ عذاب" (عذاب کا ہمیشہ رہنا) اور "انقطاعِ عذاب" (عذاب کے خاتمے) سے متعلق ہے۔ اسلامی علمی روایت میں تصور انقطاعِ عذاب ایک اقلیتی، مگر قابلِ غور نقطۂ نظر ہے۔ اگرچہ جمہور اہلِ سنت کا عقیدہ اس کے خلاف ہے، مگر بعض سلف و خلف (امام ابن تیمیہؒ اور امام ابن قیمؒ) علماء کی آراء نے اس موضوع پر بحث کے دروازے کھولے ہیں۔

تصور انقطاعِ عذاب کے مطابق یہ سوال محض نظریاتی نہیں بلکہ براہِ راست خدائی عدل اور اللہ کی صفتِ رحمت کے فہم سے جڑا ہوا ہے۔ 'انقطاعِ عذاب' کا لغوی اور کلامی مفہوم یہ ہے کہ جہنم کی آگ اور اس کی سختیاں ابدیت (Endlessness) نہیں رکھتیں، بلکہ ایک طویل عرصے (حقبوں) کے بعد ایسا وقت آئے گا جب تکلیف اور سزا کا یہ سلسلہ ختم ہو جائے گا۔

انقطاعِ عذاب کا لغوی و اصطلاحی مطلب:

عربی زبان کے مادہ 'ق-ط-ع' (قَطَعَ) سے نکلنے والے لفظ 'انقطاع' کے بنیادی معانی کسی چیز کے کٹ جانے، رک جانے، یا ختم ہو جانے کے ہیں۔ علم اللغات کے مطابق، اس کا متضاد 'اتصال' (ہمیشہ جڑے رہنا یا تسلسل) اور 'خلود' (ہمیشگی) ہے۔ جب اس لفظ کا اطلاق آخرت کے عذاب پر کیا جاتا ہے ("انقطاعِ عذاب")، تو اس کا لغوی مفہوم یہ بنتا ہے کہ کسی جاری اور طویل تکلیف یا سزا کا بالآخر ختم ہو جانا، اس کا زوال پذیر ہونا، اور اس کے تسلسل کا ٹوٹ جانا۔[1] انگریزی میں اسے "Discontinuation[3]", "Cessation[2]" یا "Termination[4]" کہا جاتا ہے۔ کلامی زبان میں عذاب کے انقطاع کا مطلب یہ ہے کہ جہنم کی آگ اور اس کی سختیاں، خواہ وہ کروڑوں سال پر محیط ہی کیوں نہ ہوں، اپنے اندر ابدیت (Endlessness) نہیں رکھتیں، بلکہ ایک وقت ایسا آئے گا جب یہ سلسلہِ عذاب منقطع ہو جائے گا۔ یعنی جن

[1] مولانا وحید الزمان قاسمی، القاموس الوحید (عربی اردو لغت)، ادارہ اسلامیات، لاہور، 2001ء، ص 132۔

[2] https://www.oxfordlearnersdictionaries.com/definition/english/cessation ; https://www.britannica.com/dictionary/cessation

[3] https://dictionary.cambridge.org/us/dictionary/english/discontinuation

[4] https://dictionary.cambridge.org/us/dictionary/english/termination

ISSN P: 3006-3329
ISSN E: 3006-3337
Vol.3, No.4, 2025

لوگوں پر اللہ کا فیصلہ ہمیشہ کے عذاب کا نہ ہو، یا اللہ تعالیٰ کی بے پناہ رحمت سے انہیں ایک طویل عرصے کے بعد نکال دیا جائے گا اور ان پر عذاب منقطع ہو جائے گا۔[5]

مولانا وحید الزمان قاسمیؒ القاموس میں لکھتے ہیں کہ انقطاع عذاب کا مطلب ہے، عذاب کا ہمیشہ نہ رہنا، ختم ہو جانا۔ یعنی وہ لوگ جن پر اللہ کا فیصلہ دائمی عذاب کا نہ ہو، یا اللہ تعالیٰ کی رحمت سے انہیں بعد میں نکال دیا جائے، ان پر عذاب منقطع ہو جائے گا۔[6]

موضوع سے متعلق آراء:

امام ابن قیمؒ کے استاد امام ابن تیمیہؒ کا نقطہ نظر:

جلیل القدر امام، شیخ الاسلام ابن تیمیہؒ نے اس مسئلے میں اجتہادی وسعت کا مظاہرہ کرتے ہوئے بعض قرائن و نصوص سے یہ رائے دی ہے کہ جہنم کا عذاب مستقل یا ابدی نہیں ہے بلکہ ایک متعین مدت کے بعد اللہ کی غالب رحمت سے ختم ہو سکتا ہے۔ انہوں نے قرآنی الفاظ کی تعبیر "طویل مدت" سے کی ہے نہ کہ ابدی اور اللہ کے عمومی عفو و درگزر کو دلیل بنایا ہے۔ ان کے نزدیک قرآن کی آیات (جیسے سورہ ہود میں "إِلاَّ مَا شَآءَ رَبُّكَ") سے ثابت ہوتا ہے کہ عذابِ جہنم کسی وقت کے ساتھ مشروط اور اللہ کی مرضی پر معلق ہے، جبکہ اس کے برعکس جنت کا بیان مطلق اور دائمی ہے، جس میں کسی شرط یا وقت کی قید نہیں۔

امام ابن تیمیہؒ نے حضرت عمرؓ، ابن مسعودؓ، ابو ہریرہؓ اور حضرت عبداللہ بن عمرؓ جیسے جلیل القدر صحابہ سے اقوال نقل کیے ہیں۔ حضرت عبداللہ بن عمرؓ کے مطابق: "اگر اہلِ جہنم اتنے طویل عرصے تک جہنم میں رہیں جتنا کہ ریت کے ذروں کی مقدار ہے، تب بھی ان کے لیے ایک ایسا دن ضرور آئے گا جس دن وہ جہنم سے نکالے جائیں گے"۔[7]

انقطاع عذاب کے حوالے سے پیش کی جانے والی آیات:

"فَأَمَّا الَّذِينَ شَقُوا فَفِي النَّارِ لَهُمْ فِيهَا زَفِيرٌ وَشَهِيقٌ ،خَالِدِينَ فِيهَا مَا دَامَتِ السَّمَاوَاتُ وَالْأَرْضُ إِلَّا مَا شَاءَ رَبُّكَ إِنَّ رَبَّكَ فَعَّالٌ لِمَا يُرِيدُ"[8]

---

[5] ابن منظور، محمد بن مكرم. لسان العرب. دار صادر، بيروت، 1990ء. ج8، ص 202 ؛ الجرجاني، علي بن محمد. كتاب التعريفات. دار الكتب العلمية، بيروت، بدون تاريخ ،(ص 34).

[6] مولانا وحيد الزمان قاسمى،القاموس الوحيد،2001ء،ص132

[7] ابن تيمية، أحمد بن عبد الحليم. رسالة في مسألة فناء النار، ضمن مجموع الرسائل. دار عالم الفوائد، مكة المكرمة، 1425هـ ، ج 1؛ أبو زيد، بكر بن عبد الله. مرويات شيخ الإسلام ابن تيمية في العقيدة. دار العاصمة، الرياض، 1415هـ ، ص 214–211

[8] هود،11: 106-107۔

THE STUDY OF RELIGION AND HISTORY

ISSN P: 3006-3329
ISSN E: 3006-3337

Vol.3, No.4, 2025

"بد بخت لوگوں کی آگ میں چیخ و پکار ہوگی وہ آگ میں اس وقت تک رہیں گے جب تک زمین و آسمان قائم ہیں، ماسوائے ان لوگوں کے جنہیں تیرا رب (کم مدت آگ میں رکھنا) چاہے، بیشک تیرا رب اپنے ارادوں کو کر دکھانے والا ہے"

جیسے سورۃ انعام میں آیا ہے:

"وَيَوْمَ يَحْشُرُهُمْ جَمِيعاً يَامَعْشَرَ ٱلْجِنِّ قَدِ ٱسْتَكْثَرْتُمْ مِّنَ ٱلإِنْسِ وَقَالَ أَوْلِيَآؤُهُم مِّنَ ٱلإِنْسِ رَبَّنَا ٱسْتَمْتَعَ بَعْضُنَا بِبَعْضٍ وَبَلَغْنَآ أَجَلَنَا ٱلَّذِيۤ أَجَّلْتَ لَنَا قَالَ ٱلنَّارُ مَثْوَاكُمْ خَالِدِينَ فِيهَآ إِلاَّ مَا شَآءَ ٱللَّهُ إِنَّ رَبَّكَ حَكِيمٌ عَليمٌ"[9]

"اور (یاد کرو) جس دن وہ سب کو جمع کرے گا (تو فرمائے گا): اے گروہِ جن! تم نے انسانوں کو بہت بہکایا۔ اور ان کے انسان ساتھی کہیں گے: اے ہمارے رب! ہم نے ایک دوسرے سے خوب فائدہ اٹھایا، اور ہم اپنی اُس مہلت کو پہنچ گئے جو تو نے ہمارے لیے مقرر کی تھی۔ اللہ فرمائے گا: آگ ہی تمہارا ٹھکانا ہے، تم اس میں ہمیشہ رہو گے، الا یہ کہ اللہ کچھ اور چاہے۔ بے شک تیرا رب بڑی حکمت والا، سب کچھ جاننے والا ہے۔"

دوسری جگہ یوں فرمایا:

"لَابِثِينَ فِيهَا أَحْقَابًا ، لَا يَذُوقُونَ فِيهَا بَرْدًا وَلَا شَرَابًا، إِلَّا حَمِيمًا وَغَسَّاقًا"[10]

"وہ اس میں لمبی مدت ٹھہریں گے انہیں اس میں کوئی ٹھنڈی اور پینے کی چیز چکھنے کیلئے بھی نہیں ملے گی ما سوائے کھولتے ہوئے پانی اور پیپ کے"

شیخ الاسلام امام ابن تیمیہؒ کے نزدیک ان آیات کا مطلب:

امام ابن تیمیہؒ کے مطابق ایک متعین مدت مراد ہے، جب وہ پوری ہو جائے گی تو اہل جہنم نکال لیے جائیں گے جیسکہ انہوں نے اپنی کتاب "الردعلی من قال بفناء الجنة و النار" میں فرمایا ہے:

"ان النار قیدها بقوله:(لَابِثِينَ فِيهَا أَحْقَابًا)و قوله(،"قَالَ ٱلنَّارُ مَثْوَاكُمْ خَالِدِينَ فِيهَآ إِلاَّ مَا شَآءَ ٱللَّهُ " و قوله(خَالِدِينَ فِيهَا مَا دَامَتِ السَّمَاوَاتُ وَالْأَرْضُ إِلَّا مَا شَاءَ رَبُّكَ)فهذه ثلاث آيات تقتضى قضية مؤقتة ،معلقة على شرط،وذاک دائم مطلق،لیس بمؤقت ولا

[9] انعام،6: 128۔

[10] النباء 78 :23،24،25۔

معلق"[11]

"اللہ تعالیٰ نے جہنم کو مقید کیا ہے فرمایا ہے: "وہ اس میں زمانہ دراز تک رہیں گے" (لابثین فیها أحقابا)، اور ایک اور جگہ فرمایا: "کہا گیا: آگ ہی تمہارا ٹھکانا ہے، تم اس میں ہمیشہ رہو گے، الا یہ کہ اللہ کچھ اور چاہے"، اور ایک اور مقام پر فرمایا: "وہ اس میں ہمیشہ رہیں گے جب تک آسمان و زمین قائم ہیں، مگر جو تیرا رب چاہے"۔ تو یہ تینوں آیات اس بات کی طرف اشارہ کرتی ہیں کہ عذاب کا معاملہ کسی وقت کے ساتھ مشروط ہے، یعنی یہ ہمیشہ کے لیے قطعی نہیں بلکہ کسی شرط کے ساتھ معلق ہے۔ اس کے مقابلے میں جنت کا بیان مطلق اور دائمی ہے، نہ اس میں کسی وقت کی قید ہے اور نہ ہی کسی شرط کا ذکر"

اما ابن تیمیہؒ کے نزدیک ان کے دلائل کی روشنی میں، معلوم ہوتا ہے کہ جہنم کا عذاب ہمیشہ کے لیے نہیں بلکہ ایک مقررہ وقت یا اللہ کی مشیت کے ساتھ مشروط ہو سکتا ہے۔ ان آیات سے پتا چلتا ہے کہ جہنم کا عذاب کسی حد تک محدود اور اللہ کی مرضی پر موقوف ہو سکتا ہے۔ اس کے برعکس، جنت کا تذکرہ جب آتا ہے تو وہ ہمیشہ کے لیے اور بغیر کسی شرط کے ہوتا ہے، یعنی جنتی ہمیشہ ہمیشہ کے لیے جنت میں رہیں گے۔

امام ابن قیمؒ کے نزدیک ان آیات کا مطلب:

علامہ ابن قیمؒ ان آیات سے مدت طویل مراد لیتے ہیں، کفار و مشرکین اور گناہگار مؤمنین لمبا عرصہ جہنم میں ٹھہریں گے پھر انکو وہاں سے نکال دیا جائے گا، انکی جہنم میں ٹھہرنے کی مدت متعین ہو گی۔

"اِنَّ مَعْصِيَةَ الْكُفَّارِ مُتَنَاهِيَةٌ، وَ مُقَابَلَةُ الْجُرْمِ الْمُتَنَاهِي بِعِقَابٍ لَا نِهَايَةَ لَهُ ظُلْمٌ، وَ هُوَ عَلَى اللهِ تَعَالٰى مُحَالٌ "[12]

"کفار کی نافرمانی (گناہ) محدود ہے، اور ایک محدود جرم کے بدلے میں ایسا عذاب دینا جس کی کوئی انتہا نہ ہو یہ ظلم ہے، اور اللہ تعالیٰ پر ظلم کا واقع ہونا ناممکن ہے"

جب جرم محدود ہے تو سزا بھی محدود ہونی چاہیے، ورنہ یہ ظلم ہو گا، اور اللہ تعالیٰ ظلم سے پاک ہے، اس لیے ہمیشہ سزا دینا یہ محال ہے۔

امام ابن قیمؒ نے اپنی مشہور کتاب "حادی الأرواح إلى بلاد الأفراح" اور جزوی طور پر "شفاء العليل" میں بعض ایسی آراء پیش کی ہیں جن سے یہ بات مترشح ہوتی ہے کہ: جہنم کا عذاب ہمیشہ نہیں رہے گا: بلکہ ایک وقت کے بعد ختم ہو سکتا ہے ـــ یعنی "انقطاعِ عذاب" (کفار و مشرکین) ممکن ہے۔

---

[11] ابن تیمیة ،احمد بن عبد الرحيم ، الرد على من قال بفناء الجنة والنار، تحقيق: عبد الله بن عبد الرحمن السمحري، مطبعة بلنسية، بلنسية، 1404ھ، ص 80.

[12] مرعي بن يوسف الحنبلي. توقيف الفريقين على خلود أهل الدارين. 1419ھ ،ص64۔

THE STUDY OF RELIGION AND HISTORY

ISSN P: 3006-3329
ISSN E: 3006-3337

Vol.3, No.4, 2025

انقطاع عذاب سے متعلق امام ابن قیم کا نقطہ نظر

امام ابن قیم کی آرا امام ابن قیمؒ نے اپنے استاد کی پیروی کرتے ہوئے اپنی کتب (جیسے 'حادی الأرواح' اور 'شفاء العلیل') میں انقطاعِ عذاب کی بھرپور وکالت کی ہے اور یہ نظریہ پیش کیا ہے کہ جہنم، جنت کی طرح ہمیشہ کے لیے باقی نہیں رہے گی۔ ان کے استدلال کی بنیاد درج ذیل نکات پر ہے:

رحمت کا غضب پر غلبہ: علامہ ابن قیمؒ کی سب سے بڑی دلیل ارشاد باری تعالیٰ ہے کہ:

"وَرَحْمَتِي وَسِعَتْ كُلَّ شَيْءٍ "[13]

"میری رحمت نے ہر چیز کو اپنے دامن میں لے رکھا ہے"

اور اس ضمن میں وہ ایک حدیث قدسی کا بھی ذکر کرتے ہیں کہ:

" لما خلق اللَّهَ الْخَلْقَ، كتب في كتابه فَهُوَ عِنْدَفَوْقَ الْعَرْشِ: إِنَّ رَحْمَتِي تغلب غَضَبِي "[14]

"جب اللہ تعالیٰ نے مخلوق کو پیدا کیا، تو اُس نے ایک نوشتہ (کتاب) میں لکھ دیا، جو اُس کے پاس عرش کے اوپر موجود ہے: یقیناً میری رحمت میرے غضب پر غالب ہے"

وہ فرماتے ہیں کہ جب جرم (کفر) محدود ہے، تو اس کے بدلے لامحدود عذاب دینا عدلِ الٰہی کے خلاف ہے۔ چونکہ اللہ کی رحمت غالب ہے، اس لیے یہ ممکن نہیں کہ غضب کا سبب ہمیشہ باقی رہے۔

کتاب "شفاء العليل في مسائل القضاء والقدر والحكمة والتعليل" میں امام ابن قیمؒ نے عذابِ جہنم کی ابدیت یا اس کے انقطاع (ختم ہونے) کے مسئلے پر تفصیل سے بحث کی ہے۔ انہوں نے اس موضوع پر متعدد دلائل پیش کیے ہیں جو اس بات کی طرف اشارہ کرتے ہیں کہ اللہ کی رحمت اور حکمت کی بنا پر کفار و مشرکین کے لئے جہنم کا عذاب ابدی نہیں ہو سکتا۔ اس کی رحمت سے بعید ہے کہ وہ ہمیشہ کسی انسان کو عذاب میں مبتلاء رکھے۔ امام ابن قیمؒ کے دلائل جن سے انہوں نے یہ مسئلہ اخذ کیا ہے۔

"إِذَا كَانَتِ الرَّحْمَةُ غَالِبَةً لِلْغَضَبِ، سَابِقَةً عَلَيْهِ، امْتَنَعَ أَنْ يَكُونَ مُوجِبُ الْغَضَبِ دَائِمًا بِدَوَامِهِ، غَالِبًا لِرَحْمَتِهِ"[15]

"جب رحمت، غضب پر غالب اور اس سے پہلے ہو، و یہ ممکن نہیں کہ غضب کا سبب ہمیشہ باقی رہے اور رحمت پر غالب آجائے"

---

[13] الاعراف ، 7: 156

[14] مسلم، مسلم بن الحجاج النيسابوري، صحيح مسلم، دار إحياء التراث العربي، بيروت، 2000ء،رقم الحديث:6969۔

[15] امام ابن قیمؒ، شفاء العليل في مسائل القضاء والقدر الحكية والتعليل ،2019ء، 301/2۔

THE STUDY OF RELIGION AND HISTORY

ISSN P: 3006-3329
ISSN E: 3006-3337

Vol.3, No.4, 2025

مطلب اللہ کی رحمت اُس کے غضب پر غالب ہے۔ اگر اللہ کی رحمت ہمیشہ غالب اور مقدم ہے، تو پھر یہ نہیں ہو سکتا کہ اللہ کا غضب ہمیشہ قائم رہے یا اُس کی رحمت کو پیچھے چھوڑ دے۔ علامہ ابن قیمؒ نے قرآن مجید کی مختلف آیات سے استدلال کیا ہے، کہ جہنم کا عذاب ایک مدت کے بعد نہ صرف منقطع ہو جائے گا بلکہ جہنم کی آگ ہی مدت طویل کے بعد فناء (ختم) ہو جائے گی۔

آیات میں مشیت کا استثناء: ابن قیمؒ استدلال کرتے ہیں کہ قرآن میں اللہ نے اہلِ جنت کے لیے "عطاء غیر مجذوذ" (کبھی نہ ختم ہونے والی عطا) فرما کر اپنی مشیت واضح کر دی، لیکن اہلِ دوزخ کے معاملے کو "إِلاَّ مَا شَآءَ ٱللَّهُ" (مگر جو اللہ چاہے) کے تحت استثناء میں رکھا۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ آسمانوں اور زمین کی طرح عذاب کی مدت بھی ختم ہونے والی ہے۔

"خلود" کا لغوی مفہوم اور امام ابن قیمؒ: قرآن میں بیان کردہ لفظ "خلود" یا "تأبید" سے علامہ ابن قیمؒ ابدیت نہیں بلکہ محض بہت طویل قیام (المکث الطویل) مراد لیتے ہیں، بالکل ویسے ہی جیسے عربی میں طویل قید کو "قیدِ مخلد" کہا جاتا ہے۔

ابن قیم قرآن دلائل پیش کرتے ہیں:

قالوا: وقد قال تعالی:

"فَأَمَّا ٱلَّذِينَ شَقُواْ فَفِي ٱلنَّارِ لَهُمْ فِيهَا زَفِيرٌ وَشَهِيقٌ، خَٰلِدِينَ فِيهَا مَا دَامَتِ ٱلسَّمَاوَاتُ وَٱلْأَرْضُ إِلَّا مَا شَآءَ رَبُّكَ إِنَّ رَبَّكَ فَعَّالٌ لِّمَا يُرِيدُ"[16]

"بد بخت لوگوں کی آگ میں چیخ و پکار ہو گی وہ آگ میں اس وقت تک رہیں گے جب تک زمین و آسمان قائم ہیں، ماسوائے ان لوگوں کے جنہیں تیرا رب (کم مدت آگ میں رکھنا) چاہے، بیشک تیرا رب اپنے ارادوں کو کر دکھانے والا ہے"

امام ابن قیمؒ یہاں سے استدلال کرتے ہیں، جب تک آسمان اور زمین ہیں وہ اس دوزخ میں رہیں گے مگر جو چاہے تیرا رب، بیشک تیرا رب جو چاہے کر ڈالتا ہے اور آگے اہل جنت کے بارے میں فرمایا: وہ جو خوش قسمت ہوئے تو وہ جنت میں ہوں گے، ہمیشہ اس میں رہیں گے جب تک آسمان و زمین قائم رہیں مگر چاہے تیرا رب، "یہ غیر منقطع بخشش ہو گی"۔ دیکھو کہ اہل جنت اور اہل دوزخ دونوں کے لئے (خلود و دوام) فرمایا پھر ان دونوں میں اس کے بعد اپنی مشیت سے استثنٰی فرمایا مگر اہل دوزخ کے دوام کے بارے میں ذکر فرمایا کہ "مگر جو چاہے تیرا رب بیشک تیرا رب جو چاہے کر ڈالتا ہے"

"فَدَلَّ هٰذَا عَلَى انْقِطَاعِ عَذَابِهِمْ؛ لِأَنَّ مُدَّةَ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ مُتَنَاهِيَةٌ، فَلَزِمَ أَنْ تَكُونَ مُدَّةُ

[16] هود، 11: 106-107.

THE STUDY OF
RELIGION AND HISTORY

Vol.3, No.4, 2025

ISSN P: 3006-3329
ISSN E: 3006-3337

الْعِقَابِ مُنْقَطِعَةً "[17]

"پس اس سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ ان کا عذاب ختم ہو جائے گا، کیونکہ آسمانوں اور زمین کی مدت (یعنی ان کا باقی رہنا) محدود ہے، تولازم آتا ہے کہ عذاب کی مدت بھی ختم ہونے والی ہو"

اس سے معلوم ہوا کہ دوزخ کا عذاب ایک مدت کے بعد منقطع ہو جائے گا، لیکن جنت کے بارے میں یہی فرمایا ہے "غیر منقطع بخشش ہوگی" اس سے معلوم ہوا کہ اہل جنت کے حق میں اس کی مشیت یہی ہو گی کہ وہ بے انقطاع اور غیر منتہی دوام و تسلسل کے ساتھ ہمیشہ قائم و باقی رہے۔ اس آیت کی تفسیر میں علامہ ابن قیمؒ فرماتے ہیں کہ: اللہ تعالیٰ نے اہل جنت کے بارہ میں تو اپنی مشیت ظاہر فرمادی کہ وہ مسلسل اور غیر منقطع ہے لیکن اہل دوزخ کی نسبت اپنی مشیت کو مصلحت سے مخفی رکھا ہے۔

دوسری آیت جس سے علامہ ابن قیمؒ اہل جہنم کے انقطاع عذاب کو ثابت کیا ہے:

"قَالَ عَذَابِي أُصِيبُ بِهِ مَنْ أَشَاءُ وَرَحْمَتِي وَسِعَتْ كُلَّ شَيْءٍ"[18]

"فرمایا میرا عذاب پہنچے گا اسکو جسے میں چاہوں گا اور میری رحمت ہر شے کو گھیرے ہوئے ہے"

مغفرت کا دائرہ بہت وسیع ہے، جیسا کہ خود اس نے اہل دوزخ کی نسبت کہا ہے کہ: وہ سدا دوزخ میں رہیں گے لیکن تیرا رب جو چاہے بیشک تیرا رب جو چاہے کر گزرتا ہے۔ اس دائرہ کی وسعت کو کون کم کر سکتا ہے کیونکہ اپنی رحمت کی وسعت کی نسبت اس کا اعلان یہ ہے: اور میری رحمت ہر شے کو گھیرے ہوئے ہے۔" اس رحمت عام کی وسعت سے آسمان وزمین کا کون سا گوشہ محروم ہے، ہر چیز اس کی لپیٹ میں ہے۔ یعنی کسی دوسرے میں یہ طاقتیں ہیں کہ اس کے بھیجے ہوئے عذاب کو گنہگاروں کے سر سے ٹال دے لیکن خود اس کی رحمت بڑی وسیع ہے وہ چاہے تو ان کو دنیا ہی میں ہدایت دے کر جنت نصیب کرے یا آخرت میں عذاب دینے کے بعد در گزر کر دے اور اس کی اصلی رحمت کا محل وہی ہے جہاں کسی دوسری رحمت کا وجود نہ ہو گا۔

تیسری آیت مبارکہ جس سے علامہ ابن قیمؒ نے انقطاع عذاب کو ثابت کیا ہے:

"قَالَ ٱلنَّارُ مَثْوَاكُمْ خَالِدِينَ فِيهَآ إِلاَّ مَا شَآءَ ٱللَّهُ إِنَّ رَبَّكَ حَكِيمٌ عَلِيمٌ"[19]

"فرمائے گا دوزخ کی آگ تمہارا ٹھکانا ہے اس میں ہمیشہ رہو گے مگر یہ کہ جو چاہے اللہ! بیشک تیرا پروردگار حکمت اور علم والا ہے"

اس آیت کا آخری ٹکڑا خاص طور سے قابل غور ہے۔ فرمایا "تیرا رب حکمت اور علم والا ہے" اس موقع پر اللہ کے لئے خاص طور سے غور

---

[17] مرعی بن یوسف الحنبلی، توقیف الفریقین علی خلود اہل الدارین، ص63.

[18] اعراف، 7: 156.

[19] انعام، 6: 128.

The Study of Religion and History

THE STUDY OF RELIGION AND HISTORY

ISSN P: 3006-3329
ISSN E: 3006-3337

Vol.3, No.4, 2025

کے قابل ہے۔ فرمایا" تیرا رب حکمت اور علم والا ہے" اس موقع پر اللہ کے لئے خاص طور سے (رب) کا لفظ لانا یہ معنی رکھتا ہے کہ اس کی شان ربوبیت اگر چاہے گی اور اس کے غیر محدود علم و حکمت کا اقتضا ہو گا تو ان کو رہائی مل سکے گی۔

ملخص؛ [20]

علامہ ابن قیمؒ قرآن مجید میں جتنی آیات میں "خَالِدِينَ فِيهَا أَبَدًا" آیا ہے اس سے مراد طویل مدت لیتے ہیں۔ جیسا کہ انہوں نے "شفاء العلیل" میں فرمایا ہے:

"وَلٰكِنْ مُجَرَّدُ ذِكْرِ الْخُلُودِ وَالتَّأْبِيدِ لَا يَقْتَضِي عَدَمَ النِّهَايَةِ، بَلِ الْخُلُودُ هُوَ الْمُكْثُ الطَّوِيلُ، كَقَوْلِهِمْ: "قَيْدٌ مُخَلَّدٌ"، وَ"التَّأْبِيدُ كُلُّ شَيْءٍ بِحَسَبِهِ"، فَقَدْ يَكُونُ التَّأْبِيدُ لِمُدَّةِ الْحَيَاةِ، وَقَدْ يَكُونُ لِمُدَّةِ الدُّنْيَا "[21]

"لیکن صرف "خلود" اور "تأبید" (ہمیشگی) کا ذکر کرنا لازمی طور پر یہ مطلب نہیں دیتا کہ کسی چیز کی کوئی انتہا (یعنی خاتمہ) نہیں ہے۔ بلکہ خلود کا مطلب ہے بہت زیادہ دیر (طویل مدت) تک ٹھہرنا، جیسے کہ لوگ کہتے ہیں: "قیدِ مخلد" (یعنی بہت طویل قید)۔ اور "تأبید" (ہمیشگی) ہر چیز کے لحاظ سے مختلف ہو سکتی ہے۔ پس ایسا ہو سکتا ہے کہ تأبید صرف زندگی کی مدت تک ہو، اور یہ بھی ممکن ہے کہ وہ صرف دنیا کی مدت تک ہو"

علامہ ابن قیمؒ نے اس سے طویل مدت مراد لی ہے نہ کہ: "ابد الآباد" ہمیشہ ہمیشہ رہنا مراد ہے، یعنی اہل جہنم ایک مدت کے بعد انکا عذاب منقطع ہو جائے گا اور انکو اللہ تعالیٰ اپنی رحمت سے جنت میں داخل کر دے گا۔ انہوں نے اپنی کتاب "شفاء العليل في مسائل القضاء والقدر الحكية والتعليل" میں تفسیر "در منثور" سے ایک حدیث بطور استدلال نقل کی ہے کہ:

"ليأتين على جهنم زمان ليس فيها أحد،و ذلك بعدما يلبثون فيها أحقابا"[22]

---

[20] ابن قیمؒ، شفاء العلیل ، ج2 ،ص307.

[21] ایضاً،ص306.

[22] ایضاً،ص306.

* حدیث «لَيَأْتِيَنَّ عَلَى جَهَنَّمَ زَمَانٌ لَيْسَ فِيهَا أَحَدٌ...» بطورِ مرفوع صحیح حدیث کتبِ صحاح میں ثابت نہیں، بلکہ زیادہ سے زیادہ یہ بعض تفاسیر میں حضرت عبد اللہ بن مسعودؓ سے موقوف اثر کے طور پر منقول ہے؛ مثلاً محمد بن جریر الطبری نے اپنی تفسیر جامع البیان (تفسیر سورۃ النبأ، آیت 23) میں اسے نقل کیا ہے، لیکن یہ متصل مرفوع سند سے ثابت نہیں۔ اسی طرح ابن ابی حاتم نے بھی اسے بطور اثر ذکر کیا ہے، جبکہ جلال الدین السیوطی نے الدر المنثور میں مختلف طرق جمع کیے ہیں، مگر تخریج و تصحیح نہیں کی۔ معاصر محقق عبد اللہ بن سلیمان الغفیص نے خلود أهل النار (دار العاصمة،

"یقیناً جہنم پر ایک وقت ایسا آئے گا کہ اس میں کوئی بھی نہ ہو گا، اور یہ اس کے بعد ہو گا جب لوگ اس میں ایک طویل عرصہ (حقبوں تک) رہ چکے ہوں گے۔"

علامہ ابن قیمؒ نے تفسیر "الدر المنثور" سے یہ حدیث نقل کی ہے، اور اس سے یہ ثابت کیا ہے کہ ایک مدت کے بعد جہنم خالی کر دی جائے گی اس میں کوئی نہیں ہو گا۔ پھر اس کے بعد اپنی رائے کا یوں اظہار فرمایا ہے:

"وَهٰذَا يَقْتَضِي أَنَّ الدَّارَ الَّتِي لَا يَبْقَى فِيهَا أَحَدٌ هِيَ الَّتِي يَلْبَثُ فِيهَا أَهْلُهَا أَحْقَابًا، وَلٰكِنْ مُجَرَّدُ ذِكْرِ الْخُلُودِ وَالتَّأْبِيدِ لَا يَقْتَضِي عَدَمَ النِّهَايَةِ، بَلِ الْخُلُودُ هُوَ الْمُكْثُ الطَّوِيلُ "[23]

"اور اس سے لازم آتا ہے کہ وہ ٹھکانا (دار) جس میں آخر کار کوئی باقی نہ رہے، وہی ہے جہاں اس کے رہنے والے طویل زمانے (حقبوں) تک ٹھہرے ہوں گے۔ لیکن صرف "ہیشگی"(خلود) اور 'ہمیشہ ہمیشہ رہنے'(تأبید) کا ذکر یہ لازم نہیں کرتا کہ اس کی کوئی انتہا نہیں، بلکہ خلود کا مطلب محض بہت طویل قیام ہے"

عذاب تطہیر کے لیے ہے: ان کا ماننا ہے کہ عذاب محض انتقام کے لیے نہیں بلکہ مجرموں سے گندگی اور ناپاکی کو ختم کرنے کا ایک ذریعہ ہے۔ جب وہ تطہیر کے بعد اپنی اصل فطرت پر لوٹ آئیں گے تو عذاب ختم ہو جائے گا اور صرف رحمت کا تقاضا باقی رہے گا۔

رحمت اور شفاعت کا پہلو: اس موقف کے حاملین احادیثِ شفاعت اور اللہ کی وسیع رحمت کے نصوص سے یہ استنباط کرتے ہیں کہ بالآخر الٰہی رحمت کا ظہور ہو گا، جو علمی اختلاف کی گنجائش اور فکری تنوع کو ظاہر کرتا ہے۔ عقیدۂ آخرت میں جنت و جہنم، حساب و کتاب، میزان، پل صراط، اور ثواب و عذاب کے تصورات شامل ہیں، جو ایک مسلمان کے اعمال و افکار کو تشکیل دیتے ہیں۔ یہ سوال کہ "کیا جہنم کا عذاب ابدی ہے یا کسی درجے میں ختم ہو سکتا ہے؟ محض نظریاتی نہیں بلکہ خدائی عدل و رحمت کے فہم سے بھی جڑا ہوا ہے۔

قرآنِ مجید میں عذابِ جہنم کے دائمی ہونے کے حوالے سے متعدد آیات موجود ہیں، جن میں " خالدین فیہا ابداً" جیسے الفاظ استعمال ہوئے ہیں امام ابن قیمؒ نے ان سے طویل مدت مراد لیا ہے۔ تاہم، کچھ آیات اور احادیث میں اللہ کی رحمت کے عموم، شفاعتِ نبوی ﷺ، اور مجرمین کے حق میں مغفرت کے امکانات کا بھی ذکر ہے، جسے بعض اہلِ علم (امام ابن تیمیہؒ اور علامہ ابن قیمؒ الجوزیہ) نے کفار و مشرکین

1421ھ، ص 45–102) میں ان روایات کی اسنادی کمزوری واضح کی ہے، اور بکر بن عبد اللہ ابو زید نے مرویات شیخ الإسلام ابن تیمیۃ في العقیدۃ (دار العاصمۃ، 1415ھ، ص 211–230) میں اسے غیر قابلِ احتجاج قرار دیا ہے۔ مزید برآں ابن قیم الجوزیہ نے شفاء العلیل (2/306) میں اسے بطور استئناس ذکر کیا ہے، نہ کہ بطور حدیثِ صحیح یا دلیلِ قطعی؛ لہٰذا محدثانہ اصول کے مطابق یہ روایت سنداً ضعیف ہے اور بابِ عقیدہ میں مستقل حجت نہیں بن سکتی۔

[23] ابن قیمؒ، شفاء العلیل ۔ج2،ص306.

THE STUDY OF RELIGION AND HISTORY

ISSN P: 3006-3329
ISSN E: 3006-3337

Vol.3, No.4, 2025

کے حق میں انقطاعِ عذاب کی دلیل کے طور پر لیا ہے۔ چنانچہ امام ابن قیمؒ فرماتے ہیں:

"وهذا يقتضي أن الدار التي لا يبقى فيها أحد هي التي يلبث فيها أهلها أحقابا. ولكن مجرد ذكر الخلود والتأبيد لا يقتضي عدم النهاية، بل الخلود هو المكث الطويل"[24]

" اور اس سے لازم آتا ہے کہ وہ ٹھکانا(دار) جس میں آخر کار کوئی باقی نہ رہے، وہی ہے جہاں اس کے رہنے والے طویل زمانے(حقبوں) تک ٹھہرے ہوں گے۔ لیکن صرف 'ہیشگی'(خلود) اور 'ہمیشہ ہمیشہ رہنے'(تأبید) کا ذکر یہ لازم نہیں کرتا کہ اس کی کوئی انتہا نہیں، بلکہ خلود کا مطلب محض بہت طویل قیام ہے"

جمہور کا استدلال:

قرآنِ مجید کی متعدد آیات میں جہنم کے عذاب کے لیے "خالدين فيها ابداً"(ہمیشہ اس میں رہنے والے) کے الفاظ استعمال ہوئے ہیں، جن سے جمہور اہلِ علم عذاب کے دائمی اور ابدی ہونے کا استدلال کرتے ہیں۔

1. ابدیتِ جہنم: اصولی عقیدۂ اہلِ سنت

جمہور علماء اہلِ سنت و جماعت کے نزدیک جنت و جہنم دونوں مخلوق ہیں اور قیامت کے بعد کبھی فنا نہ ہوں گی، بلکہ ہمیشہ باقی رہیں گی، اور کفار کے حق میں جہنم کا عذاب غیر منقطع اور ابدی ہے، اس کے ختم ہونے یا فنا ہونے کا عقیدہ باطل اور اہلِ بدعت کا قول شمار کیا گیا ہے۔

امام ابو جعفر طحاوی(م 321ھ) لکھتے ہیں:

"وَالْجَنَّةُ وَالنَّارُ مَخْلُوقَتَانِ لَا تَفْنَيَانِ أَبَدًا وَلَا تَبِيدَانِ"

پھر صراحت کرتے ہیں کہ اللہ نے ان کے لیے اہل پیدا کیے اور « لَا يَفْنَيَانِ وَلَا يَبِيدَانِ » کے الفاظ سے ان کی بقا بلا انقطاع کو اصلِ عقیدہ قرار دیا۔[25]

2۔ جمہور علماء کے نزدیک قرآنی نصوص میں خلود و ابدیتِ عذاب:

قرآنِ کریم میں اہلِ کفر کے بارے میں«خَالِدِينَ فِيهَا أَبَدًا» اور «لَا يُقْضَىٰ عَلَيْهِمْ فَيَمُوتُوا وَلَا يُخَفَّفُ عَنْهُم مِّنْ عَذَابِهَا» جیسی آیات کو جمہور مفسرین نے حقیقی ابدیت اور عدمِ انقطاعِ عذاب پر دلالت میں قطعی قرار دیا ہے، نہ کہ محض طویل مدت یا محدود زمانہ پر۔

---

[24] ابن قيمؒ، شفاء العليل ، ج2،ص306.

[25] الطحاوي ،أبو جعفر أحمد بن محمد ، العقيدة الطحاوية، تحقيق: أحمد محمد شاكر، دار المعارف، قاہرہ، بدون تاريخ، ص 75–76؛ ابن أبي العز، علي بن علي، شرح العقيدة الطحاوية، مؤسسة الرسالة، تحقيق: عبد الله بن عبد المحسن التركی، بيروت، 1408ھ ، ج 1، ص 427–431.

THE STUDY OF
RELIGION AND HISTORY
Vol.3, No.4, 2025
ISSN P: 3006-3329
ISSN E: 3006-3337

امام قرطبی (م 671ھ) «أَبَدًا» کی تفسیر میں لکھتے ہیں کہ یہ لفظ اہلِ کفر کے لیے عذاب کے لاانتہاء تسلسل پر نص ہے، اور کسی معتبر سلف سے فنا النار یا انقطاع العذاب کا قول منقول نہیں، بلکہ یہ قول متکلمۂ جہمیہ اور بعض شاذ اہلِ نظر کی طرف منسوب کیا جاتا ہے جسے اہلِ سنت نے مردود کہا۔[26]

3. خلودِ کفار پر اجماع: متکلمینِ اہلِ سنت

اشاعرہ وماتریدیہ دونوں کے ہاں اصولِ عقائد کی متون میں کفار کے لیے عذابِ جہنم کی ابدیت اور عدم انقطاع کو اجماعی عقیدہ کے طور پر ذکر کیا گیا ہے، اور فناء النار کے قول کو «شاذ» اور «مخالف للنصوص» کہا گیا ہے۔ امام نسفی ماتریدی (م 537ھ) لکھتے ہیں: «وأهل النار من الكفار لا يخرجون منها أبدًا، وعذابهم دائم غير منقطع»،[27] پھر اس پر نصوصِ قرآن اور اجماعِ امت سے استدلال کرتے ہیں کہ جہنم اہلِ کفر کے لیے دارُ الخلود ہے اور ان کے لیے نہ موت ہے نہ راحت۔

4. احناف وماتریدیہ کا صریح بیان

احناف وماتریدیہ کی معتمد کتب میں صراحت ہے کہ اہلِ کبائر کے موحدین اگرچہ جہنم میں داخل ہو سکتے ہیں، لیکن بالآخر شفاعت ورحمت سے نکل آئیں گے، البتہ کفار ومشرکین کے لیے جہنم کا عذاب ہمیشہ باقی ہے، اس میں نہ فناء ہے نہ انقطاع۔

امام طحاوی حنفی کی عقیدہ طحاویہ اور اس کی معتبر شروح میں آتا ہے: «وَلا يَفْنَى أَهْلُ الْجَنَّةِ وَالنَّارِ أَبَدًا»، اور شارحین نے واضح کیا کہ اہلِ کبائرِ موحدین اگرچہ «لا يخلدون» کے دائرے میں ہیں، لیکن «أهل النار من الكفار» کے بارے میں خلود اور عذاب کے دوام پر اہلِ سنت کا اجماع ہے، اور اس کے خلاف قول اہلِ بدعت میں شمار ہے۔[28]

5. سلف وائمہ حنابلہ کا موقف اور فناء النار کا رد

اگرچہ بعض روایات میں ابن تیمیہ وابن قیم کی طرف فناء النار یا تخفیفِ عذاب کے بعض احتمالات منسوب ہوئے، تاہم متقدم ومتاخر ائمہ

---

[26] القرطبي، محمد بن أحمد الأنصاري، الجامع لأحكام القرآن، دار الكتب المصرية، القاهرة، 1384ھ ، ج 1، ص 308–310؛ ج 4، ص 141–143 زیر آیات: النساء 169، الأحزاب 65، الجن 23۔

[27] النسفي، نجم الدين عمر بن محمد. العقائد النسفية، مع شرح سعد الدين التفتازاني. دار الكتب العلمية، بيروت، 1406ھ ، ص 120–123؛ سعد الدين مسعود بن عمر التفتازاني، شرح العقائد النسفية، دار الكتب العلمية، بيروت، 1406ھ، ص 268–263

[28] أبو جعفر الطحاوي، العقيدة الطحاوية، دار المعارف، قاہرہ، بلا تاریخ، ص 77–79؛ على بن أبي العز، شرح العقيدة الطحاوية، مؤسسة الرسالة، بيروت، 1408ھ، ج 2، ص 732–739؛ التفتازاني، سعد الدين مسعود بن عمر. شرح العقائد النسفية. دار الكتب العلمية، بيروت، 1406ھ ، ص 267–270

THE STUDY OF RELIGION AND HISTORY
ISSN P: 3006-3329
ISSN E: 3006-3337
Vol.3, No.4, 2025

حنابلہ کی تصریحات میں جنت و جہنم کی ابدیت اور کفار کے لیے عذاب کے دوام کو ہی معتمد عقیدہ قرار دیا گیا، اور اس کے بر خلاف قول کو شاذ اور مردود کہا گیا۔

امام احمد بن حنبل سے مروی رسالہٴ اعتقاد میں ہے:

"ومَن قال إن الجنة والنار تفنيان أو تبيدان فقد كفر"

اور بعد کے حنبلی ائمہ (مثلاً ابن قدامہ، سفارینی وغیرہ) نے بھی اسی مضمون کو نقل کیا کہ جنت و جہنم کے فنا کا قول اہلِ سنت کے خلاف اور نصوصِ قطعیہ کے معارض ہے۔[29]

5. انقطاعِ عذاب کا قول: جمہور کے نزدیک شاذ اور مردود

جمہور اہلِ سنت کے نزدیک جس معنی میں «انقطاعِ عذاب» کفار کے لیے لیا جائے کہ ایک وقت کے بعد جہنم یا تو فنا ہو جائے گی یا اس کا عذاب کلیتاً ختم ہو جائے گا، یہ قول قرآن کی نصوص، احادیثِ صحیحہ، اجماعِ صحابہ و تابعین اور متونِ عقائد کے صریح خلاف ہے، اس لیے اسے باطل اور مردود عقیدہ قرار دیا گیا ہے۔

بعض معاصر اہلِ تحقیق نے فناء النار یا انقطاع العذاب کے دلائل کا تفصیلی تجزیہ کر کے یہ واضح کیا کہ یہ اقوال اگر ابن تیمیہ یا ابن قیم سے ثابت بھی مان لیے جائیں تو بھی «قولِ شاذ» ہونے کی حیثیت سے نصوصِ قطعیہ اور جمہور کے متوارث عقیدہ کے مقابلے میں قابلِ قبول نہیں، اور اہلِ سنت کے ارتکازی و اجماعی عقیدہ میں کوئی تبدیلی واقع نہیں کرتے۔[30]

حاصل بحث

مجموعی طور پر امام ابن قیم الجوزیہ کا موقف قرآنی آیاتِ استثناء، لفظ "أحقابًا" کی لغوی تعبیر، رحمتِ الٰہی کے عموم اور بعض احادیثِ شفاعت و رحمت کے استنباط پر قائم ہے۔ وہ "إِلَّا مَا شَاءَ رَبُّكَ" اور "لَابِثِينَ فِيهَا أَحْقَابًا" جیسی آیات کو عذاب کے مشروط یا متناہی ہونے پر محمول کرتے ہیں اور حدیثِ قدسی "إِنَّ رَحْمَتِي تَغْلِبُ غَضَبِي»" سے یہ استدلال کرتے ہیں کہ رحمت کا غلبہ آخر کار غضب کے دوام کے منافی ہونا چاہیے۔ تاہم حدیثی اعتبار سے ان کے دلائل زیادہ تر عمومی نصوصِ رحمت اور شفاعت پر مبنی ہیں، جو اہلِ توحید کے خروج پر دلالت کرتی ہیں، نہ کہ کفار کے ابدی انجام کی نفی پر؛ جبکہ جس روایت "لَيَأْتِيَنَّ عَلَى جَهَنَّمَ زَمَانٌ..." سے بعض تقویت لیتے ہیں وہ سنداً قوی نہیں اور خود

---

[29] ابن حنبل ،أحمد بن حنبل، أصول السنة، تحقيق: وصي الله بن محمد عباس، مكتبة السنة، القاهره، 1406ھ، ص 72–74؛ موفق الدين عبد الله بن قدامة، لمعة الاعتقاد، تحقيق: بشير عيون، دار البشائر الإسلامية، بيروت، 1410ھ، ص 32–34؛ محمد بن أحمد السفاريني، لوامع الأنوار البهية، مؤسسة الخافقين، دمشق، 1404ھ، ج 2، ص 196–201۔

[30] الغفيص، عبد الله بن سليمان. خلود أهل النار. دار العاصمة، الرياض، 1421ھ ، ص 45–102؛ أبو زيد، بكر بن عبد الله، مرويات شيخ الإسلام ابن تيمية في العقيدة، دار العاصمة، الرياض، 1415ھ ، ص 211–230

THE STUDY OF RELIGION AND HISTORY

ISSN P: 3006-3329
ISSN E: 3006-3337

Vol.3, No.4, 2025

ابن قیم نے بھی اسے بطور استئناس ذکر کیا ہے، نہ کہ قطعی اور صریح دلیل کے طور پر۔

اس کے برعکس جمہور اہلِ سنت، جن میں محمد بن احمد القرطبی، ابو جعفر الطحاوی اور نجم الدین النسفی شامل ہیں، اپنے موقف کی بنیاد ان صریح قرآنی نصوص پر رکھتے ہیں جن میں "خَالِدِينَ فِيهَا أَبَدًا"، "لَا يُقْضَىٰ عَلَيْهِمْ فَيَمُوتُوا" اور "لَا يُخَفَّفُ عَنْهُم مِّنْ عَذَابِهَا" جیسے واضح الفاظ آئے ہیں، اور حدیثی ذخیرے میں بھی کفار کے لیے جہنم سے خروج کی کوئی صحیح و صریح روایت موجود نہیں؛ شفاعت کی احادیث اہلِ ایمان کے ساتھ خاص ہیں۔ اصولی طور پر وہ قطعی الدلالۃ نصوص کو اصل قرار دیتے ہوئے محتمل اور عمومی نصوص کو انہی کے مطابق سمجھتے ہیں، اور اس موقف پر امت کے تاریخی تعامل اور اعتقادی متون کا تسلسل بھی موجود ہے۔ اس جامع تقابلی جائزے کی روشنی میں کہا جا سکتا ہے کہ ابن قیم کا قول ایک اجتہادی اور تاویلی تعبیر ہے جو نصوص کے ایک مخصوص فہم پر مبنی ہے، جبکہ جمہور کا موقف قرآنی صراحت، حدیثی وضوح اور اعتقادی تعامل کے اعتبار سے زیادہ مضبوط، غالب اور راجح معلوم ہوتا ہے۔

نتائج

1. جمہور اہلِ سنت، متکلمین اور مفسرین کا متفقہ عقیدہ ہے کہ کافروں اور مشرکوں کے لیے جہنم کا عذاب دائمی اور ابدی ہے، جس کے حق میں قرآن مجید کی واضح آیات اور امت کا اجماع موجود ہے۔
2. امام ابن تیمیہؒ اور امام ابن قیمؒ نے اسلامی روایت میں ایک اقلیتی اور اجتہادی موقف اختیار کیا ہے، جس کے مطابق جہنم کا عذاب ہمیشہ کے لیے نہیں بلکہ ایک متعین اور طویل مدت کے بعد ختم (منقطع) ہو جائے گا۔
3. امام ابن قیمؒ استدلال کرتے ہیں کہ کفر کا جرم محدود ہے، اس لیے لامحدود عذاب دینا عدل کے خلاف ہے؛ ان کے نزدیک عذاب تطہیر کے لیے ہے اور بالآخر اللہ کی رحمت اس کے غضب پر غالب آ جائے گی۔
4. قرآنی آیات میں استعمال ہونے والے الفاظ "خلود" اور "تأبید" سے امام ابن قیمؒ لا انتہا ابدیت مراد نہیں لیتے، بلکہ ان کے نزدیک اس کا مطلب محض ایک بہت طویل عرصے تک ٹھہرنا (المکث الطویل) ہے۔
5. انقطاعِ عذاب کے حامی علماء قرآن کی استثنائی آیات جیسے "إِلَّا مَا شَآءَ رَبُّكَ" اور "أَحْقَابًا" سے یہ اخذ کرتے ہیں کہ جنت کے برعکس، جہنم کا عذاب مشروط اور ایک خاص وقت تک کے لیے ہے۔
6. مقالے کا حتمی نتیجہ یہ ہے کہ امام ابن قیمؒ کا نقطہ نظر محض ایک تاویلی تعبیر ہے، جبکہ جمہور اہلِ سنت کا عذاب کی ابدیت کا قول واضح قرآنی نصوص، امت کے تاریخی تسلسل اور راجح دلائل کی بنیاد پر زیادہ مضبوط اور مستند ہے۔

THE STUDY OF RELIGION AND HISTORY

ISSN P: 3006-3329
ISSN E: 3006-3337

Vol.3, No.4, 2025

تجاویز و سفارشات

1. اسلامی عقائد بالخصوص عذاب کی ابدیت کو سمجھنے کے لیے جمہور اہلِ سنت کی تشریحات کو ترجیح دی جانی چاہیے، کیونکہ ان کا موقف صریح اور قطعی الدلالہ قرآنی نصوص پر مبنی ہے۔
2. امام ابن تیمیہؒ اور امام ابن قیمؒ کے انقطاعِ عذاب کے اقلیتی موقف کو ان کی علمی و تاویلی تعبیر کے طور پر سمجھا جائے، اور اسے امت کے تاریخی اور اجماعی عقیدے کے متوازی نہ رکھا جائے۔
3. قرآنی الفاظ جیسے "خلود"، "تأبید" اور "أحقابًا" کے درست کلامی فہم کے لیے عربی زبان کی لغوی باریکیوں پر مزید گہرائی سے تحقیق کرنے کی ضرورت ہے۔
4. عقائد کے اثبات میں محتمل اور عمومی نصوص (جیسے احادیثِ رحمت و شفاعت) کی بجائے ان واضح قرآنی نصوص پر انحصار کیا جائے جن پر امت کا تاریخی تعامل موجود ہے۔
5. علم الکلام کے ایسے حساس اور اختلافی مسائل پر تحقیق کرتے ہوئے علمی دیانت اور اعتدال کو اپنایا جائے، اور سلف کے اقوال کا مکمل سیاق و سباق کے ساتھ مطالعہ کیا جائے تاکہ اللہ کے عدل اور اس کی رحمت کے مابین درست توازن سمجھا جا سکے۔

کتابیات

أبو زيد، بكر بن عبد الله، مرويات شيخ الإسلام ابن تيمية في العقيدة، دار العاصمة، الرياض، 1415هـ.

Abu Zayd, Bakr ibn Abd Allah. Marwiyyat Shaykh al-Islam Ibn Taymiyyah fi al-Aqidah. Dar al-Asimah, al-Riyadh, 1415 AH.

ابن حنبل، أحمد بن حنبل، أصول السنة، تحقيق: وصي الله بن محمد عباس. مكتبة السنة، القاهرة، 1406هـ.

Ahmad ibn Hanbal. Usul al-Sunnah. Tahqiq: Wasi Allah ibn Muhammad Abbas. Maktabat al-Sunnah, al-Qahirah, 1406 AH.

ابن أبي العز، علي بن علي، شرح العقيدة الطحاوية، مؤسسة الرسالة، تحقيق: عبد الله بن عبد المحسن التركي، بيروت، 1408هـ.

Ibn Abi al-Izz, Ali ibn Ali. Sharh al-Aqidah al-Tahawiyyah. Muassasat al-Risalah, Bayrut, 1408 AH.

ابن تيمية، أحمد بن عبد الحليم، الرد على من قال بفناء الجنة والنار. مطبعة بلنسية، بلنسية، 1404هـ.

Ibn Taymiyyah, Ahmad ibn Abd al-Halim. Al-Radd ala man Qala bi-Fana al-Jannah wa al-Nar. n.p., n.d.

ابن تيمية، أحمد بن عبد الحليم. رسالة في مسألة فناء النار، ضمن مجموع الرسائل. دار عالم الفوائد، مكة المكرمة، 1425هـ.

Ibn Taymiyyah, Ahmad ibn Abd al-Halim. Risalah fi Masalat Fana al-Nar, dimna Majmu al-Rasail. Dar Alam al-Fawaid, Makkah al-Mukarramah, 1425 AH.

ابن قدامة، موفق الدين عبد الله بن أحمد، لمعة الاعتقاد، تحقيق: بشير عيون. دار البشائر الإسلامية، بيروت، 1410هـ.

Ibn Qudamah, Muwaffaq al-Din Abd Allah ibn Ahmad. Lumat al-Itiqad. Tahqiq: Bashir Uyun. Dar al-Bashair al-Islamiyyah, Bayrut, 1410 AH.

ابن منظور، محمد بن مكرم، لسان العرب، دار صادر، بيروت، 1990ء.

Ibn Manzur, Muhammad ibn Mukarram. Lisan al-Arab. Dar Sadir, Bayrut, 1990.

ابن قيم الجوزية، محمد بن أبي بكر. شفاء العليل في مسائل القضاء والقدر والحكمة والتعليل. 2019ء.

Ibn Qayyim al-Jawziyyah, Muhammad ibn Abi Bakr. Shifa al-Alil fi Masail al-Qada wa al-Qadar wa al-Hikmah wa al-Talil. 2019.

الجرجاني، علي بن محمد. كتاب التعريفات. دار الكتب العلمية، بيروت، بدون تاريخ.

Al-Jurjani, Ali ibn Muhammad. Kitab al-Tarifat. Dar al-Kutub al-Ilmiyyah, Bayrut, n.d.

الطحاوي، أبو جعفر أحمد بن محمد، العقيدة الطحاوية، تحقيق: أحمد محمد شاكر ،دار المعارف، القاهرة، بدون تاريخ.

Al-Tahawi, Abu Jafar Ahmad ibn Muhammad. Al-Aqidah al-Tahawiyyah. Dar al-Maarif, al-Qahirah, n.d.

القرطبي، محمد بن أحمد الأنصاري، الجامع لأحكام القرآن، دار الكتب المصرية، القاهرة، 1384هـ.

Al-Qurtubi, Muhammad ibn Ahmad al-Ansari. Al-Jami li-Ahkam al-Quran. Dar al-Kutub al-Misriyyah, al-Qahirah, 1384 AH.

القاسمي، وحيد الزمان. القاموس الوحيد. 2001ء.

Al-Qasimi, Wahid al-Zaman. Al-Qamus al-Wahid. 2001.

السفاريني، محمد بن أحمد. لوامع الأنوار البهية. مؤسسة الخافقين، دمشق، 1404هـ.

Al-Saffarini, Muhammad ibn Ahmad. Lawami al-Anwar al-Bahiyyah. Muassasat al-Khafiqayn, Dimashq, 1404 AH.

الغفيص، عبد الله بن سليمان. خلود أهل النار. دار العاصمة، الرياض، 1421هـ.

Al-Ghufays, Abd Allah ibn Sulayman. Khulud Ahl al-Nar. Dar al-Asimah, al-Riyadh, 1421 AH.

مسلم، مسلم بن الحجاج النيسابوري، صحيح مسلم، دار إحياء التراث العربي، بيروت، 2000ء.

Muslim, Muslim ibn al-Hajjaj al-Naysaburi, Sahih Muslim, Dar Ihya al-Turath al-Arabi, Beirut, 2000.

النسفي، نجم الدين عمر بن محمد. العقائد النسفية، مع شرح سعد الدين التفتازاني. دار الكتب العلمية، بيروت، 1406هـ.

Al-Nasafi, Najm al-Din Umar ibn Muhammad. Al-Aqaid al-Nasafiyyah, maa Sharh Sad al-Din al-Taftazani. Dar al-Kutub al-Ilmiyyah, Bayrut, 1406 AH.

التفتازاني، سعد الدين مسعود بن عمر. شرح العقائد النسفية. دار الكتب العلمية، بيروت، 1406هـ.

Al-Taftazani, Sad al-Din Masud ibn Umar. Sharh al-Aqaid al-Nasafiyyah. Dar al-Kutub al-Ilmiyyah, Bayrut, 1406 AH.

مرعي بن يوسف الحنبلي. توقيف الفريقين على خلود أهل الدارين. 1419هـ.

Mar'i ibn Yusuf al-Hanbali. Tawqif al-Fariqayn ala Khulud Ahl al-Darayn. 1419 AH.

https://dictionary.cambridge.org/us/dictionary/english/discontinuation

https://dictionary.cambridge.org/us/dictionary/english/termination

https://www.oxfordlearnersdictionaries.com/definition/english/cessation ; https://www.britannica.com/dictionary/cessation